85

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۷۸

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

... بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۱ | ۳۰ ماہ نبوت ۱۳۲۲ ہش | یکم ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ | ۳۰ نومبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۸۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ نبوت ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ کھانسی کی شکایت ابھی تک رفع نہیں ہوئی ۔ احباب حضور کی صحت کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج متلی اور سر درد کی تکلیف ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کیلئے دعا کریں ۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تیز بخار اور جسم کے شدید درد میں مبتلا ہیں ۔ بے چینی بھی بہت ہے ۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں ۔

محترمہ طیبہ بیگم صاحبہ کو آج بخار بھی ہے اور درد بھی زیادہ ہے ۔ احباب دعا صحت کریں ۔

آج ساڑھے چار بجے کے قریب بابو جمال الدین صاحب مرحوم گوجرانوالہ کی اہلیہ صاحبہ جو سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کی خوشدامن تھیں ۔ فوت ہو گئیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ تجہیز و تکفین ۲۹ نومبر کو ہوگی ۔ احباب ترقی درجات کے لئے دعا کریں ۔

روزنامہ الفضل قادیان

یکم ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ

”ستیارتھ پرکاش“ سے آریوں کی نمائشی عقیدت

(۱)

”ستیارتھ پرکاش“ کے متعلق مسلم لیگ کے قرارداد پاس کرنے کے بعد آریوں کی طرف سے یہ کہا جا رہا ہے ۔ کہ مسلم لیگ نے اس معاملہ کو اس لئے اپنے ہاتھ میں لیا ہے ۔ کہ اسے داخل دفتر کر دے ۔ جیسا کہ اس نے شہید گنج کی مسجد کے معاملہ کو کیا ۔ چنانچہ اخبار ”پرتاپ“ ۲۶ نومبر لکھتا ہے :-

” ہو سکتا ہے کہ مسٹر جناح نے شرارت کو روکنے کے لئے ہی یہ معاملہ اپنے ہاتھ میں لیا ہو ۔ اس خیال کی تائید میں ایک تازہ مثال بھی ہے مولانا ظفر علی خان نے شہید گنج کی واپسی کا سوال اٹھایا ۔ یہ جگہ پہلے مسجد تھی ، یا گوردوارہ ۔ بہرحال برسوں سے سکھوں کے قبضہ میں چلی آتی تھی ۔ اس پر کچھ خون خرابہ ہوا ۔ اور بہت سے خون خرابہ کا احتمال ہو گیا ۔ لیکن گورنمنٹ کی ثابت قدمی اور زبردست اقدام نے اسے روک دیا ۔ جب ایجی ٹیشن ناکام ثابت ہو چکا ۔ تو عدالتی کارروائی کی گئی معاملہ پریوی کونسل تک گیا ۔ ہر ایک عدالت نے سکھوں کا قبضہ تسلیم کیا ۔ جب کامیابی کی کوئی صورت نہ رہی ۔ تو مولانا نے یہ معاملہ مسلم لیگ کے حوالہ کر دیا ۔ مسٹر جناح نے بھی مسلمانوں سے شہید گنج کی واگزاری کا وعدہ کر دیا ۔ اور اس کے ساتھ ہی معاملہ داخل دفتر کر دیا ۔ اب مسلمان شہید گنج کی طرف نظریں لگائے بیٹھے ہیں ۔ کہ کب اس میں داخل ہو کر اذان دینے کا شرف ملتا ہے ۔ مسٹر جناح خاموش ہیں ۔ کیا تعجب کہ تاریخ اپنے تئیں دہرائے اور مسٹر جناح نے ستیارتھ پرکاش کا سوال داخل دفتر کرنے کے لئے ہی اپنے ہاتھ میں لیا ہو“

لیکن باوجود اس کے حکومت کو دھمکیاں بھی دی جا رہی ہیں ۔ نیز حکومت کو مرعوب کرنے کے لئے ”ستیارتھ پرکاش“ کے متعلق ایسی باتیں بیان کر رہے ہیں ۔ جو حقیقت سے کوسوں دور ہیں ۔ مثلاً کہا گیا ہے

(۱) ”جس طرح عیسائیوں کو بائیبل اور مسلمانوں کو قرآن پیارا ہے ۔ اسی طرح ہمیں ستیارتھ پرکاش پیاری ہے ۔“ (ویر بھارت ۲۵ نومبر) یا یہ کہ

(۲) ” ستیارتھ پرکاش نہ صرف لکھوکھا آریہ سماجیوں کی مذہبی کتاب ہے ۔ بلکہ کروڑہا ہندو اور ہندوستان وغیرہ ممالک کے غیر ہندو بھی اس سے استفادہ کرتے ہیں “ (پرتاپ ۲۴ نومبر)

امر اول کے متعلق گزارش ہے ۔ کہ عیسائی بائیبل کو اور مسلمان قرآن کریم کو الہامی کتب یقین کرتے ہیں ۔ یعنی خدا کا کلام مانتے ہیں ۔ جو حضرت مسیح ؑ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ۔ لیکن آریہ ستیارتھ پرکاش کو سوامی دیانند کی تصنیف سمجھتے ہیں ۔ اور سوامی جی کی پوزیشن ان کے نزدیک یہ ہے ۔ کہ

”کوئی آریہ ان کو گرو نہیں مانتا ۔ ہاں رشی یا ویدک ہدایت کے پرچارک تھے ۔ اور ستھرم کے پرکاشک ۔ سوامی جی صرف سنیاسیوں کا خطاب تھے ۔“ (پنڈت لیکھرام کی تصنیف کلیات آریہ مسافر صفحہ ۳۱۳)

جب حقیقت یہ ہے ۔ تو ایک ”پرچارک“ کی تصنیف کو خدا کے کلام کے مقابلہ میں کیونکر رکھا جا سکتا ہے ۔ یہ ایک ایسی معقول بات ہے کہ جس طرح کلیات آریہ مسافر کی تصنیف کے وقت آریوں کے لئے قابل قبول تھی ۔ اسی طرح اب بھی ہے ۔ بشرطیکہ کوئی ضد اور ہٹ دھرمی سے کام نہ لے ۔ چنانچہ انہی دنوں جبکہ ازسرنو ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کا سوال اٹھا ۔ آریہ سماج کے سرکردہ لیڈر اور اخبار ”پرتاپ“ کے مالک و ایڈیٹر مہاشہ کرشن جی نے لکھا ۔

”آریہ سماج ستیارتھ پرکاش کو الہامی نہیں مانتا ۔ نہ اسے وید کا درجہ دیتا ہے ۔ جب ان کتب کا ذکر آئے گا ۔ جنہیں مختلف مذاہب الہامی مانتے ہیں ۔ تو ان میں ستیارتھ پرکاش کا نام نہیں ہو سکتا “

(پرتاپ ۱۶ جولائی ۱۹۴۳ء)

کیسی معقول بات ہے ۔ جب آریہ ستیارتھ پرکاش کو الہامی نہیں مانتے ۔ تو پھر جن کتب کو دوسرے مذاہب والے الہامی مانتے ہیں ۔ ان کی صف میں ستیارتھ پرکاش کو کھڑا نہیں کر سکتے ۔ اسی بات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے اور اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والے کو آریہ سماج سے خارج اور غیر آریہ سماجی قرار دیتے ہوئے لکھا ہے

” آریہ سماج ستیارتھ پرکاش کو الہامی کتاب نہیں مانتا ۔ نہ اسے وید کا درجہ دیتا ہے ۔ اس کے نزدیک وید کو چھوڑ کر کوئی بھی کتاب الہامی نہیں ۔ نہ کوئی آریہ سماجی وید کے ساتھ ستیارتھ پرکاش کا ذکر کرتا ہے ۔ اگر کسی غیر آریہ سماجی نے ستیارتھ پرکاش کو وید یا بائیبل یا قرآن کے ساتھ رکھا ہو ۔ تو اس کی ذمہ واری اس پر ہے آریہ سماج ستیارتھ پرکاش کو الہامی نہیں مانتا نہ اسے وید کا درجہ دیتا ہے ۔ اور جب ان کتب کا ذکر آئے گا ۔ جنہیں مختلف مذاہب الہامی مانتے ہیں ۔ تو ان میں ستیارتھ پرکاش کا نام نہیں ہو سکتا ۔“ (پرتاپ ۸ جولائی)

اس وضاحت کے باوجود جو شخص یہ کہتا ہے کہ جس طرح عیسائیوں کو بائیبل اور مسلمانوں کو قرآن پیارا ہے ۔ اسی طرح ہمیں ستیارتھ پرکاش پیاری ہے “ ۔ وہ اپنے آپ کو آریہ سماج سے خارج قرار دیتا ۔ اور ”غیر آریہ سماجی“ بنتا ہے ۔ پس اس قسم کے بیانات کو نہ پکے اور نہ کٹر آریہ سماجی کوئی وقعت دیتے ہیں ۔ اور نہ حکومت کو دینی چاہیئے

امر دوم اس سے بھی زیادہ بودا ہے ۔ جو یہ ہے کہ ستیارتھ پرکاش سے غیر ہندو بھی استفادہ کرتے ہیں ۔ اس کی کوئی ایک قابل ذکر مثال بھی آریہ سماج نہیں پیش کر سکتی ۔ اس کے مقابلہ میں ہر مذہب و ملت کے لوگ ستیارتھ پرکاش کے نہایت ہی دلآزار ابواب کے متعلق جس رنج و الم کا ذکر کرتے چلے آ رہے ہیں ۔ اس کی بیشمار مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں ۔ ان میں سے ایک دو ملاحظہ ہوں ۔

۱ ۔ سکھوں کے مشہور آرگن اخبار ”شیر پنجاب“ نے اپنے ۲۱ اپریل ۱۹۲۹ء کے پرچہ میں لکھا :-

” کیا ہی اچھا ہو ۔ کہ چودھویں سمولاس کو ستیارتھ پرکاش سے بالکل اڑا دیا جائے ۔ یا کم از کم اس کا وہ حصہ نکال دیا جائے جس میں شری گورو نانک دیو جی اور شری گورو گوبند جی مہاراج کے خلاف غلط الزامات لگائے گئے ہیں ۔ جن سے سکھوں اور آریوں کے درمیان کبھی نہ ملنے والی خلیج حائل ہو گئی ہے ۔ جس نے آریہ سماجیوں اور سکھوں کو ایک دوسرے کا دوامی دشمن

ایڈیٹر :- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

بنا دیا ہے۔

۲۔ برہمو سماجیوں کے آرگن برہمو پرچارک (۱۰ جولائی ۱۹۲۳ء) نے لکھا۔

"ستیارتھ پرکاش میں ویدوں کی مہانتا بتلانے کی غرض سے دیگر مذاہب کو نیچا ثابت کرنے کی جو کوشش کی گئی ہے اور دیگر مذاہب کے بزرگوں کو جن الفاظ میں یاد کیا گیا ہے۔ وہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ان کا مصنف روحانی دھن سے مالا مال نہیں ہوا۔"

۳۔ دیو سماجیوں کے آرگن جیون تت لاہور (۱۵ مارچ ۱۹۲۴ء) کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

"آریہ سماج کے بانی نے ۔ ۔ ۔ ۔ مسلمانوں عیسائیوں اور ہندوؤں کے مختلف فرقوں اور ان کے ہادیوں کو نہائت بُرے اور ہتک آمیز الفاظ میں یاد کرنے اور ان کے متعلق بہت بُری طرح پھبتیاں اڑانے اور پھکڑ بازی کرنے اور حضرت عیسےٰ حضرت محمد بھگت کبیر گورو نانک اور ہندوؤں کے کثرت سے بزرگوں کو خود غرض۔ مکار اور دھوکا باز وغیرہ ظاہر کرنے کا جو نہائت خطرناک اور قابل افسوس طریق اختیار کیا۔ اور اس کا سلسلہ ان کے بعض پیروؤں نے آگے جاری رکھا ہے۔ اس کا انجام اب تک نہائت ہی خراب اور خطرناک ثابت ہوا ہے۔"

کیا یہی وہ ہندو اور غیر ہندو ہیں جو ستیارتھ پرکاش سے استفادہ کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آریہ سماجیوں میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں۔ جو نہ تو آریہ سماج کی اصل تعلیم اور اصل پوزیشن سے واقف ہیں۔ اور نہ غلط بات کو درست اور درست کو غلط قرار دینے اور سراسر بے بنیاد اور خلاف واقعہ بیانات شائع کرنے سے دریغ کرتے ہیں۔ حکومت کو ایسے بیانات کی حقیقت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کی درخواست دعا

لنڈن ۲۷ نومبر۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ان پر انفلوئنزا نے حملہ کیا ہے۔ اور احباب سے دعا برائے صحت کی درخواست کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان کے جنگی قیدی ڈاکٹر احمد صاحب کا خط

ڈاکٹر احمد صاحب ابن مکرم صوفی حافظ غلام محمد صاحب سابق مبلغ ماریشس کو جو جاپانیوں کے قبضہ میں بطور جنگی قیدی ہیں۔ حال میں ایک خط موصول ہوا ہے۔ جس کے مطبوعہ الفاظ کا ترجمہ یہ ہے۔

پیارے والد صاحب!

آپ کے خطوط پہنچے۔ میں بخیریت ہوں۔ میرے متعلق کوئی فکر نہ کریں۔ مجھے امید ہے کہ آپ بخیریت اور خوش و خرم ہوں گے۔ آپکو مقرر کردہ روپیہ مل رہا ہوگا۔ اور سب خیریت ہوگی۔ میرا اسلام اور دعا سب کی خدمت میں عرض ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر کا ترجمہ یہ ہے۔ پانچ خط آپ کے اور ۴ سید عبدالباسط کے ملے۔ مجھے امید ہے کہ ۱۳۰ روپے باقاعدہ گھر مل رہے ہوں گے۔ جی۔ ایچ۔ ایاز تمام احمدی اور میں صحیح وسالم ہیں۔ میرا اسلام اور آداب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں قادیان کے تمام احمدیوں کو عموماً اور اہل محلہ کو خصوصاً پہنچا دیں۔ میں بالکل تندرست اور صحیح وسالم ہوں۔ احمد جنگی قیدی ۱۱ مئی ۱۹۴۳ء

سالانہ رپورٹ متعلق موصیان ضرور بھیجی جائے

اس سے قبل کئی بار جماعت کے عہدہ داران کی خدمت میں لکھا جا چکا ہے۔ کہ ہر موصی کے متعلق سالانہ رپورٹ کا موصول ہونا نہائت ضروری ہے۔ مگر بہت تھوڑی جماعتوں نے اس طرف توجہ کی ہے۔ اب پھر اس اعلان کے ذریعہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ سالانہ رپورٹ کا بھیجنا بہت ہی ضروری ہے۔ اگر کسی موصی میں کوئی اخلاقی کمزوری پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع دینا جماعت کا فرض ہے۔ دفتر کو تو علم نہیں ہو سکتا۔ کہ تمام موصیوں کے حالات کیسے ہیں۔ اگر کسی جماعت کے موصیوں میں کوئی کمزوری پیدا ہوتی۔ تو اس کی ذمہ واری ہر اس جماعت کے ذمہ ہوگی۔ جس جماعت سے وہ موصی تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے جماعتیں

تحریک جدید کے سال دہم کی بے مثال قربانیوں کا نادر موقعہ

احباب کا شاندار لبیک

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مخلصین جماعت سے تحریک جدید سال دہم کی قربانیوں کا آغاز فرما چکے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس سال کے لئے جو اپنا نمونہ احباب کے پیش فرمایا۔ وہ دس ہزار روپیہ ہے۔ جس کا اعلان ہو چکا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ عطیہ گزشتہ ہر ایک سال کی ادا کردہ رقم سے بڑھ چڑھ کر بلکہ سال نہم کی رقم سے ۲½ گنا اضافہ سے بھی زیادہ ہے۔ اور گزشتہ ہر سال سے نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کے ساتھ ہے۔ اسی واسطے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ جماعت احمدیہ کے مخلصین سے خواہش فرماتے ہیں۔ کہ سال دہم میں وہ بھی ایسی شاندار اور بے مثال قربانی کریں۔ جو غیر معمولی ہو۔ اور انہوں نے گزشتہ کسی سال میں نہ کی ہو۔ اسی کے پیش نظر گزشتہ پرچہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قربانیوں کا ذکر کیا گیا تھا۔ اب ذیل میں خاندان کے اور ممبروں کی قربانیوں کو پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) سیدہ ام وسیم احمد صاحب سلمہا اللہ تعالےٰ آپ کا وعدہ اس سال ۱۰۰ ہے۔ جو گزشتہ سال کے مقابلہ میں ڈیوڑھا ہے۔ (۲) سیدہ مریم صدیقہ بیگم صاحبہ مع صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ آپ نے سال دہم کے لئے ۱۶۵ روپیہ کا وعدہ فرمایا ہے۔ یہ وعدہ سال گزشتہ کے مقابل میں دوگنے سے زیادہ ہے۔ (۳) خان میاں مسعود احمد خان صاحب ۶۰۔ آپ کی بیگم صاحبہ کے ۷۵ سال نہم میں تھے۔ مگر سال دہم کے لئے آپ نے اپنی طرف سے ۲۰۰۔ اپنی بیگم صاحبہ کی طرف سے ۱۰۰۔ صاحبزادہ مودود احمد خان صاحب کی طرف سے اس سال کا ۵۳۔ صاحبزادی نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی طرف سے ۵۳ کل ۴۰۶ کا وعدہ فرمایا۔

پس تحریک جدید کا ہر مجاہد سال دہم میں ایسی شاندار اور غیر معمولی قربانی کرے۔ جو اس نے گزشتہ کسی سال میں نہ کی ہو۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں عدن سے ڈاکٹر بشیر صاحب کا وعدہ ایک ہزار چھ روپیہ کا بذریعہ تار پیش ہوا۔ گزشتہ سال آپ نے چھ سو روپیہ دیا تھا۔ یہ رقم ڈیوڑھے سے بھی زیادہ ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ وعدوں کے لئے احباب کسی فارم سال دہم کا انتظار نہ فرمائیں۔ بلکہ معمولی کاغذ پر وعدے لکھ کر ارسال فرمائیں۔ مگر وعدے نمایاں اور شاندار اور بے مثال ہوں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ہفتہ تعلیم وتلقین ــــــــــ ۴ تا ۱۰ فتح

ہفتہ تعلیم وتلقین (۴ تا ۱۰ فتح دسمبر) میں مندرجہ ذیل مسائل پر تقاریر ہوں گی (۱) اقتدا نماز غیر احمدیاں (۲) رشتہ ناطہ غیر احمدیاں (۳) جنازہ غیر احمدیاں۔ ہر مضمون پر دو روز تقاریر ہوں گی۔ پہلی تقریر میں اپنے دلائل پیش کئے جائیں۔ اور دوسری تقریر میں مخالفین کے دلائل کا رد بیان کیا جائے۔ انصار و خدام سے درخواست ہے۔ کہ وہ ان تقاریر میں جو ہر جگہ کی جماعت کے زیر اہتمام منعقد ہوں پوری دلچسپی اور پابندی کے ساتھ شامل ہوں۔ کہ اس ہفتہ کو کامیاب بنانا دوسرے الفاظ میں اپنے آپ کو دلائل کے ان روحانی ہتھیاروں سے مسلح کرنا ہے۔ جن کے بغیر ہم احمدیت کو دنیا میں غالب نہیں کر سکتے۔ یہ تقاریر یقیناً احباب کے لئے علم کی زیادتی کا موجب بنیں گی۔ پس ان سے پورا فائدہ اٹھایا جائے۔ خاکسار ناصر احمد سیکرٹری سب کمیٹی مشترکہ انصار خدام

تحریک جدید

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

اے خداوند۔ پھلے پھولے۔ یہ تحریک جدید ❋ احمدیت کے لئے ہے یہ ترقی کی کلید

آئے تنظیم میں شبان وشیوخ و اطفال ❋ ہوگی تبلیغ و زر و وقف سے دیں کی تائید

ہفتہ تعلیم وتلقین (۴ تا ۱۰ فتح) ہر جماعت میں منایا جائے

سکھوں کے بے بنیاد اور لغو اعتراضات کا جواب

قادیان میں سکھوں کے جلسہ کے جواب میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

۲۵ نومبر ۸½ بجے شب نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر انتظام محلہ دار الفتوح میں ایک جلسہ زیر صدارت مولوی عبد الاحد صاحب منعقد ہوا جس میں گیانی واحد حسین صاحب نے پروفیسر گنگا سنگھ صاحب کے ان اعتراضات کے جواب میں تقریر کی۔ جو پروفیسر صاحب موصوف نے قادیان میں ۲۴-۲۵ نومبر کو سکھوں کے دیوان میں کئے تھے۔

سکھوں کی طرف سے گالیاں

گیانی صاحب نے اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے کہا۔ جب کبھی قادیان میں سکھوں کا کوئی جلسہ یا دیوان ہونے والا ہو۔ تو اس کا اعلان پڑھ کر دل کو خوشی ہوتی ہے۔ کہ بڑے بڑے گیانی اور ودوان آئیں گے۔ ان سے ہم نئے نئے نکتے سنیں گے۔ اور ان کے خیالات سے مستفید ہوں گے۔ لیکن ہمیں ہمیشہ مایوسی ہوتی ہے۔ کیونکہ جو گیانی اور لیکچرار یہاں آتے ہیں۔ ان سے اکثر بالعموم جماعت احمدیہ کے خلاف ایسی باتیں کہتے ہیں۔ جو حقیقت سے دور اور لاعلمی پر مبنی ہوتی ہیں۔ اس دفعہ بھی سکھوں کے دیوان کا اشتہار پڑھ کر ہم نے بڑی بڑی امیدیں باندھ رکھیں تھیں۔ مگر جب دیوان شروع ہوا تو تمام امیدیں خاک میں مل گئیں۔ اور بجائے خوشی کے رنج ہوا۔ کل کے دیوان میں پروفیسر گنگا سنگھ صاحب کا لیکچر ہوا۔ اس کی منادی ہی بڑے اشتعال انگیز طریق پر کرائی گئی۔ منادی کرنے والا کہہ رہا تھا۔ کہ آج پروفیسر صاحب مرزائیت کے ڈھول کا پول کھولیں گے۔ پروفیسر صاحب کی تقریر اس سے بھی زیادہ دلآزار تھی گالیوں اور طعنوں کے سوا تقریر میں کوئی معقول اعتراض نہ تھا۔ جماعت احمدیہ مخالف کے معقول اعتراض کو ہمیشہ خوش آمدید کہتی ہے۔ اور ان سے کبھی نہیں گھبراتی۔

مظلوم کون ہے

جس بات سے ہم گھبراتے ہیں۔ وہ صرف یہ ہے۔ کہ گالیاں دی جائیں۔ اور ہمارے متعلق بے بنیاد اور جھوٹی باتیں کہی جائیں۔ کیونکہ ان چیزوں کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں۔ اور تعجب کی بات تو یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو سکھوں کے دیوان میں بار بار اس بات کا اعادہ کیا گیا۔ کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے ان پر ظلم ہوتا ہے۔ مگر دوسری طرف انہوں نے احمدی آبادی میں دلآزار طریق پر برملا منادی کی۔ اور پھر لاؤڈ سپیکر پر کھڑے ہو کر ان کے مقررین نے ہمیں گالیاں دیں۔ اب کوئی انصاف والا انصاف کرے۔ کہ مظلوم احمدی ہیں یا سکھ؟

سکھوں کے مشنری کالج کے پرنسپل کی تہذیب

پروفیسر صاحب نے تقریر شروع کرتے ہی کہا۔ کہ سب سے پہلے میں ۱۹۱۲ء میں یہاں آیا تھا۔ اور اب ۱۹۴۲ء ہے۔ اس عرصہ میں دنیا میں بہت تغیر ہوئے۔ شرابیوں نے شراب چھوڑ دی۔ چور چوری کرنے سے رک گئے۔ اور بدمعاشوں نے بُرے کام چھوڑ دیئے۔ غرض بہت انقلاب آئے۔ مگر نہ بدلے تو یہ مرزائی نہ بدلے۔ یہ جیسے آج سے ۳۰ برس قبل تھے۔ ویسے ہی آج ہیں۔ دوسرے دن کی تقریر میں کہا۔ کہ بیسویں صدی کی سب سے بڑی ٹھگی قادیان میں ہوتی ہے۔ پھر ایک سادہ لوح کی مثال دے کر کہا۔ کہ چند ٹھگوں نے ملکر اس کی خرید کردہ بکری کو کتا کہنا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ اسے یقین ہو گیا۔ کہ یہ بکری نہیں بلکہ کتا ہے۔ اور اس نے اسے چھوڑ دیا۔ قادیان کے ٹھگ بھی ہر اس سکھ کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ جو یہاں کے سٹیشن پر اترتا ہے۔ اور سٹیشن سے لے کر شہر تک اسے کبھی کہتے ہیں کہ بابا نانک رح مسلمان تھے۔ کبھی مرزا صاحب کی نسبت سکھ کتابوں سے پیشگوئیاں نکال کر بتاتے ہیں۔ اور اس طرح ان کو گمراہ کرتے ہیں۔ اسی پر بس نہیں۔ پروفیسر صاحب نے ہمارے سلسلہ کے نظام اور بزرگوں بالخصوص سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکات کے متعلق بھی ناواجب تعریضیں کیں۔ کبھی کہا۔ کہ یہ چندہ خور ہیں۔ کبھی کہا کہ یہ دنیا کو دھوکا دے کر بہشت بیچتے ہیں۔ اور غریبوں کے گاڑھے پسینے کی کمائی سے عیش و آرام کرتے ہیں۔ احمدیوں کے پیشکردہ دلائل کے متعلق سکھوں کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ ان کی باتوں کی طرف دھیان نہ دو۔ یہ چھوٹی چھوٹی سوسائٹیاں مثلاً رادھا سوامی اور مرزائی وغیرہ یہ سب انگریزوں کے قائم کردہ اڈے ہیں۔ جو آزادی کے راستہ میں روک پیدا کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں ہندوستان آزاد ہو ہی جائے گا۔ جب انگریز یہاں سے جائیں گے۔ تو یہ اڈے بھی مٹا دیئے جائینگے

صاحبان یہ ہے نمونہ اس شخص کی تہذیب کا جو اپنے تئیں پروفیسر کہلاتا اور سکھوں کے مشنری کالج کا پرنسپل ہے۔ جس کالج کے سب سے بڑے معلم کا یہ حال ہے۔ آپ اندازہ لگائیں۔ کہ جو ریچارک وہاں سے نکلیں گے۔ ان کا کیا حال ہوگا۔

چندہ پر اعتراض کا جواب

گیانی صاحب نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ پروفیسر صاحب کی تقریروں میں سب سے نمایاں چیز چندہ پر اعتراض تھا۔ آپ بار بار چندے کا حوالہ دے کر نامناسب الفاظ میں تعریضیں کرتے تھے۔ مگر میں حیران ہوں۔ کہ پروفیسر صاحب جماعت احمدیہ کے چندہ پر کس مونہہ سے اعتراض کرتے ہیں وہ خود چندہ کے پروردہ ہیں۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی جس کے وہ کارکن ہیں چندہ وصول کرتی ہے۔ اور اس سے سیوادار وں اور دیگر کارکنوں کو تنخواہیں دی جاتی ہیں اور الیکشن بھی لڑے جاتے ہیں۔ اور ان چندوں کے ناجائز تصرف پر باہمی مقدمات تک نوبت پہونچ چکی ہے۔ پھر پروفیسر صاحب اور دیگر گیانیوں کا یہاں تشریف لانا بلکہ خود اس دیوان کا وجود بھی چندہ ہی مرہون احسان ہے۔ جتنا خرچ لیکچراروں اور گویوں کے آنے اور کھانے وغیرہ پر ہوا ہے۔ یہ سب چندہ ہی سے ادا ہوا ہے۔ جو اردگرد کے دیہات سے اکٹھا کیا گیا ہے۔ اس دیوان میں چندہ کی خاص اپیل بھی کی گئی جس میں کہا گیا۔ کہ خالصہ بورڈنگ رہن ہے۔ اسے فک کرانے کے لئے چندہ دیا جائے۔ اب پروفیسر صاحب بتائیں۔ کہ ان کا اوڑھنا اور بچھونا ہی چندہ ہے۔ وہ جماعت احمدیہ کے چندہ پر اعتراض کرنے کا کیا حق رکھتے ہیں۔

اس کے علاوہ سکھ گورو صاحبان ہمیشہ چندے وصول کرتے رہے چنانچہ انہوں نے چندہ وصول کرنے کے لئے آدمی مقرر کئے ہوئے تھے۔ جو جگہ بجگہ جا کر چندہ اکٹھا کرتے تھے۔ اور گوروؤں کی نذر کرتے تھے۔ انکو سکھوں کی اصطلاح میں مسند کہا جاتا تھا۔ یہ سلسلہ گورو گوبند سنگھ صاحب تک جاری رہا۔ گیانی صاحب نے چند مثالیں دے کر بتایا کہ سکھ مریدوں نے اپنے گوروؤں کے حکم پر بڑی بڑی چیزیں بطور چندہ دے دیں۔ یہاں تک کہ بھائی منجھ نامی ایک شخص نے اپنی لڑکی کو بیچ کر اور بیوی کو گروی رکھ کر گورو ارجن صاحب کا چندہ ادا کیا۔ (تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۶۸۹) اور گورو گوبند سنگھ صاحب کا ایک حکم نامہ دکھایا جس میں آپ نے کلیان رائے نامی ایک سکھ کو یہ ہدایت کی ہے۔ کہ وہ ماچھی واڑہ کی سکھ جماعت سے ایک ایک تولہ سونا لے کر بھیجے۔ (دہلواڑی اتہاس نمبر صفحہ ۲۶۳) اس حکم نامہ کا ذکر کر کے سردار کرم سنگھ ہسٹاریکل نے بڑے کہتے ہیں۔ کہ اس طرح جمع شدہ سونے سے نو کروڑ روپیہ کے سونے کا بنگلہ گورو صاحب نے بنوایا جسکو انند پور چھوڑتے ہوئے گورو صاحب نے دریا میں پھینک دیا۔

گیانی صاحب نے بتایا کہ پروفیسر صاحب کی تعریضوں سے یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ ان کو یہ غلط فہمی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا چندہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اپنے ذاتی مصرف میں لاتے ہیں پروفیسر صاحب کو جماعت احمدیہ کے حالات سے واقفیت کا بڑا دعوےٰ ہے۔ مگر افسوس وہ اتنی موٹی بات بھی نہیں جانتے۔ کہ جماعت احمدیہ جو چندہ دیتی ہے۔ وہ باقاعدہ طور پر بیت المال میں جمع ہوتا ہے۔ اور اسکی آمد و خرچ کا بجٹ چھپتا ہے جس میں اسکے خرچ کی پوری تفصیل دی جاتی ہے۔ اور پائی پائی کا حساب رکھا جاتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ خدا کے فضل سے اس علاقہ کے قدیمی رئیس ہیں۔ چنانچہ تواریخ راج خالصہ حصہ دوم میں گیانی گیان سنگھ نے اور عمدۃ التواریخ میں لالہ سوہن لال نے لکھا ہے۔ کہ قادیان کی ریاست کے ساتھ ۸۴ گاؤں تھے۔ اب حضور دنیاوی لحاظ سے اس علاقہ کے بڑے زمیندار اور رئیس ہیں۔ حضور کی نسبت یہ گمان ہرگز صحیح نہیں کہ آپ جماعت احمدیہ کے چندہ کو اپنے ذاتی مصرف میں لاتے ہیں۔ بلکہ حضور تو ہزارہا روپیہ اپنی جیب سے بطور چندہ بیت المال میں دیتے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ دیگر مذاہب کے خیراتی اور مذہبی کاموں میں بھی حضور چندہ دیتے رہتے ہیں۔ چنانچہ سکھوں کے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

٭ گوردواروں کو حضور نے بڑی بڑی رقوم بطور چندہ عطا فرمائی ہیں۔ مثلاً تھوڑا عرصہ ہوا حضور نے پنجہ صاحب اور پٹنہ صاحب کے گوردواروں کے لئے پانچ پانچ سو روپیہ دان دیا جسکا سکھ شرفاء نے بڑے شکریہ کے ساتھ اخبارات میں ذکر کیا۔ ملاحظہ

یوم پیشوایان مذاہب کے متعلق کلکتہ میں عظیم الشان جلسہ

جماعت احمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام یوم پیشوایان مذاہب عالم کے متعلق بنگال گورنمنٹ کے سابق وزیر بابو سنتوش کمار باسو کی زیر صدارت جلسہ ولنگٹن پارک کلکتہ میں منعقد کیا گیا۔ مختلف مذاہب و اقوام کے افراد کثرت سے شریک ہوئے۔ اور مختلف مذاہب کے نمائندگان نے بانیان مذاہب کی زندگی و تعلیم کے متعلق تقاریر کیں۔ اور اس طرح محبت الٰہی اور بین الاقوام اتحاد کی بنیاد قائم کرنے پر جماعت احمدیہ کو مبارکباد دی۔

صدارتی تقریر

صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا۔ عمدہ ترین تعلیم جو تمام مذاہب عالم میں نظر آتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ خدمت خلق میں عبادت الٰہی کا راز مخفی ہے۔ اس بات کو محسوس کرتے ہوئے اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ اس ہندوستان میں مختلف مذاہب نے مختلف تہذیب و تمدن کے خیالات کی جو رَو جاری کی۔ وہ ملک میں اختلاف آراء کا باعث بنی ہوئی تھی۔ مگر ہمارے ملک نے عام طور پر اپنے آپ کو مختلف مذاہب و خیالات کے اتحاد کی جگہ ثابت کیا ہے۔ اور دنیا کے بڑے بڑے مذاہب میں سمجھوتہ پیدا کرنے کے لئے سہولتیں بہم پہنچائی ہیں۔

حضرت زرتشت

مسٹر اردشیر دی شا .B.Com نے حضرت زرتشت کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت زردشت کا پیغام یہ تھا۔ کہ ایک خدا پر ایمان لاؤ اور ان کی تعلیم کی رو سے انسانوں کے درمیان امن کا قیام روحانی کمال کے حاصل کرنے پر موقوف ہے۔ اور یہ کمال نیک گفتار۔ نیک کردار و نیک فکر سے ہی حاصل ہو سکتا ہے

حضرت گوتم بدھ

مسٹر ڈی۔ این۔ ڈبلیو پدما پوران نے حضرت گوتم بدھ کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ گوتم بدھ اپنے شاہانہ آرام و آسائش کو ترک کرکے انسانی تکالیف کو دور کرنے کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور انہوں نے یہ راز دریافت کیا۔ کہ کس طرح انسانی تکالیف جو انسانی خیالات و اعمال کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ دور کی جا سکتی ہیں۔ نفسیات انسانی کی موجودہ ترقی سے ۲۵۰۰ سال پہلے انہوں نے یہ راز دریافت کیا۔

شری کرشنا

مسٹر شو رید کرشنا باسو جونیر بھوش .F.T.S بنگال تھیوسوفیکل سوسائٹی نے شری کرشنا کی تعلیم کو اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ بھاگوت گیتا کی رُو سے شری کرشنا کی تعلیم انسانیت کو کامل طور پر خدا کے حوالے کر دینا ہے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق خدمت خلق کی تبلیغ کرنا اور خود غرضی اور منافقت کو یک قلم تیاگ دینا ہی بھاگوت گیتا کی تعلیم کا نچوڑ ہے۔ اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے فاضل مقرر نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اس اتحاد قائم کرنے والی تحریک پر مبارکباد پیش کی۔

حضرت مسیح

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر جے۔ کے۔ بیسو اس۔ ایم۔ اے جے۔ پی نے حضرت مسیح کی آمد کی غرض اور یہودی توقعات جو ایک نبی اور نجات دہندہ کے متعلق رومی حکومت کے ظلم و تعدی سے نجات دلانے کی تھیں۔ اور پھر یہودیوں کی مایوسی جبکہ حضرت مسیح نے بجائے زمینی بادشاہت قائم کرنے کے آسمانی بادشاہت کا پیغام دیا۔ اور پھر ان کی سازش اور واقعہ صلیب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جب تک مسیحی تعلیم پر عمل نہ کیا جائے گا۔ دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کمار شرادیندو نرائن رائے ایم۔ اے نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے متعلق اظہار عقیدت کرتے ہوئے فرمایا۔ رسول کریم کا پیغام رضاء الٰہی کے آگے مکمل طور پر سر جھکا دینا ہے۔ پس اللہ کی صفت سلام تمام امن و سلامتی کی منبع ہے۔ اور برہما کا لفظ بھی ایک بالا ہستی جس کا کوئی مقابل نہیں پر دلالت کرتا ہے مقرر کی رائے میں اوتار کے معنے اعلیٰ ترین انسان ہے۔ نہ کہ خدا جو انسانی شکل میں نازل ہو۔ فاضل مقرر نے یہ بھی کہا کہ میں تو حضرت احمد آف قادیان کو بھی اوتار مانتا ہوں۔ جن کے خلیفہ نے یوم النبی اور یوم پیشوایان مذاہب کی تحریک کرکے ایک نئی دنیا پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس قسم کی پُرزور تحریک ہندوستان میں رام کرشنا پرا ہنسا کی تعلیم سے پیدا نہیں ہوئی۔ اس کے بعد انہوں نے اسلام کی عملی تعلیم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نماز پنجگانہ۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ خانہ کعبہ اور اسلامی مساوات و اخوت کی تعلیم کا ذکر کیا۔ تقریر کے خاتمہ پر مقرر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم۔ جو بنی نوع انسان کی خدمت کے متعلق ہے بیان کی۔

مولوی ظل الرحمٰن صاحب احمدی مبلغ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم و زندگی پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اسلام ہی سوشل اقتصادی سیاسی اور مذہبی اختلافات مٹا کر بین الاقوامی اتحاد قائم کر سکتا ہے۔

مولوی سید بدر الدجیٰ صاحب میور کلکتہ کورپوریشن نے اسی موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شیطانی طاقتوں کا مقابلہ کرکے دنیا میں امن قائم کرنا چاہا۔ مگر تلوار کے زور سے نہیں بلکہ مساوات کے اعلیٰ ترین احساس سے جو اسلام نے لوگوں کے اندر پیدا کیا۔ اسی میں اسلام کی ساری قوت کا راز مخفی ہے۔ اسلام کے اندر فرقہ وارانہ قومیت کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے حاضرین کو مصیبت زدگان بنگال کی حالت زار کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا۔ سب کو چاہیئے کہ ان مصیبت زدگان کی امداد کریں۔

شری رام

سوامی سمپورنانند صاحب نے ہندوازم اور شری رام کرشنا کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا۔ عالم انسانی میں موت کا جو بازار گرم ہے اور انسانوں کے لئے انتہائی تکالیف جمع ہو گئی ہیں۔ اس قسم کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے۔ نیز ہندوستان میں انسانیت کی ترقی کے لئے رام کرشنا کی طرح کے انسانوں کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق تقریر کرتے ہوئے مولوی دولت احمد خان صاحب خادم نے فرمایا مسلمان عیسائی۔ ہندو۔ بدھسٹ وغیرہ اقوام عالم کی مذہبی کتب کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت احمد علیہ السلام کا ظہور ہوا۔ آپ کی آمد سے تمام مذہبی کتب کی پیشگوئیاں پوری ہو گئیں۔ پس آپ مسلمانوں کے مہدی عیسائیوں کے مسیح۔ ہندوؤں کے کرشنا بھی ہیں۔

اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے بتایا۔ کہ حضرت احمد نے کس طرح مذہبی رواداری کی تعلیم کو قرآن کریم و احادیث نبوی کے بتائے ہوئے اصول پر مبنی ہے پیش فرمایا۔ اور کس طرح آپ کی تعلیم کے نتیجہ میں احمدی تمام مذاہب کے اوتار و انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ انسانیت کو نہ صرف ہندوستان میں بلکہ تمام دنیا میں موجودہ زمانہ کے اس کرشنا کی ضرورت تھی۔

اسی موضوع پر مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں میں جو خونی مہدی کا عقیدہ رائج تھا۔ وہ ہندو مسلمان فسادات کا ایک بہت بڑا باعث تھا۔ حضرت احمد علیہ السلام نے یہ ثابت کیا کہ یہ عقیدہ قرآنی تعلیم لا اکراہ فی الدین کے صریح خلاف ہے۔ اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے ہندو مسلم اتحاد کے لئے جو سکیم حضرت احمد علیہ السلام نے پیش فرمائی۔ اس کا اختصار کے ساتھ ذکر کیا۔

جلسہ جو کثرت حاضرین کی وجہ سے بھی بہت عظیم الشان تھا۔ صاحب صدر کو مبارکباد پیش کرنے کے بعد ختم کیا گیا۔

سکرٹری جماعت احمدیہ کلکتہ

وصیّت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۰۶۵ منکہ حمیدہ خاتون زوجہ ڈاکٹر محبوب الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔ بی۔ ایچ۔ قوم راجپوت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

مہر مبلغ پانسو روپیہ جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ نیز ایک جوڑی کانٹا نصف تولہ جس کی موجودہ قیمت ۴۰ روپے ہے۔ اور ایک جوڑی کڑا طلائی وزن ۹ ماشہ موجودہ قیمت ۶۰ روپے کل مبلغ ۶۰۰ روپیہ اس موجودہ جائداد کے ۱/۵ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

الامۃ: حمیدہ خاتون دارالفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گواہ شد : ڈاکٹر محبوب الرحمن بنگالی
گواہ شد : ماسٹر عبد الرحمن اتالیق
منشی فاضل ۔ دارالبرکات

ایک ضروری بات

ہمیں افسوس ہے۔ کہ مقامی سیکرٹریان مال کے ذریعہ بعض خریداران الفضل کی بھیجی ہوئی رقوم دفتر کو بعض اوقات کئی کئی ماہ بعد ملتی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ روپیہ دینے والا دوست مطمئن ہوتا ہے۔ کہ رقم دیدی گئی مگر چونکہ دفتر الفضل کو کوئی علم نہیں ہوتا۔ اسلئے وہ وی۔پی کر دیتا ہے۔ لہٰذا اس پریشانی اور دقت سے بچنے کے لئے بہتر یہی ہے۔ کہ رقم براہِ راست ارسال کی جائے۔ مینیجر الفضل

نہایت باموقعہ اراضیات قابل فروخت

۱۔ محلہ دارالانوار میں شہر سے بالکل قریب اڑھائی کنال کا ایک قطعہ دونوں طرف راستہ ہے۔ قابل فروخت ہے

۲۔ محلہ دارالفتوح میں ایک کنال کے دو قطعات ریتی چھلہ کے بالکل قریب بیس فٹ کے راستہ پر قابل فروخت ہیں۔

۳۔ محلہ دارالبرکات شرقی میں چند باموقعہ قطعات بھی قابل فروخت ہیں۔

۴۔ محلہ دارالانوار سے آگے کچھ فاصلہ پر قریباً ساڑھے پانچ کنال قطعہ قابل فروخت ہے۔

ضرورتمند احباب ذیل کے پتہ پر خط وکتابت کریں۔
نمبر ۳ معرفت مینیجر صاحب الفضل قادیان

اعلان دربارہ جنرل سروس کمپنی قادیان

چونکہ جنرل سروس کمپنی کے حصہ داروں نے اپنے اشتراکی کاروبار کو بند کر کے علیحدہ علیحدہ کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے جن اصحاب نے جنرل سروس کمپنی سے کوئی رقم لینی ہو۔ یا کوئی رقم دینی ہو۔ وہ اپنے اپنے حساب سے ملک نصر اللہ خانصاحب آئرن میٹل کمپنی قادیان کو بلاتوقف اطلاع کر دیں۔ ورنہ ان حسابات کو درست سمجھ لیا جائے گا۔ جو کمپنی مذکور کے رجسٹرات سے ثابت ہوں گے۔ ملک صاحب موصوف کو کمپنی مذکور کے حسابات کی دیکھ بھال کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

اسقاط کا مجرّب علاج

حب اٹھرا رجسٹرڈ

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ شاہی طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ ۱ر ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر ۱۲؎

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ دواخانہ معین الصحت قادیان

جنگ کے بعد ..... کیا کیجئے گا؟

جنگ ختم ہونے کے بعد آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ اس وقت ان لوگوں کے پاس روپیہ جمع ہو گا انہیں بہت سے عمدہ موقعے ملیں گے ان کو اب سے بہتر کام مل جانے سستے داموں پر اچھی چیزیں خریدنے کم قیمت پر مکان بنوانے یا محنت کے بعد آرام پانے کے موقعے حاصل ہونگے۔ جب تقریباً ہر چیز آگ کے مول ہو تو ہر سمجھدار آدمی کو ہاتھ روک کر صرف ضروریات پر خرچ کرنا چاہئیے اس طرح جو کچھ بچے وہ اس وقت کام آئے گا جب قیمتیں گر جائیں گی۔ آج ہی سے کفایت شروع کر دیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئندہ کے لئے

بچائیے

اس بات کا اطمینان کر لیجئے کہ آپ کا بچایا ہوا روپیہ محفوظ جگہ لگا ہوا ہے۔ سونے۔ چاندی۔ جواہرات۔ زمین۔ مکان یا سامان خرید کر ڈال لینے سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ان چیزوں کے دام جو آجکل بے انتہا بڑھے ہوئے ہیں آئندہ بہت کم ہو سکتے ہیں اور ایسی لگائی ہوئی رقم کا بڑا حصہ ڈوب سکتا ہے۔ اگر آپ اپنی رقم لگانا چاہیں [illegible] محفوظ ہو اور آئندہ اس کی مالیت بھی کم نہ ہونے پائے تو [illegible] بینک کے سیونگ کھاتہ یا پوسٹ آفس [illegible] لگائیے۔ اگر آپ [illegible] [illegible]

چار آنے روز بچائیے

بچت کرنا ایک دفعہ شروع کرنے کے بعد بڑا آسان ہو جاتا ہے [illegible]

قوم کے لئے قومی جنگی محاذ کی اپیل

جن احباب نے وی پی روکنے کے متعلق اطلاع دے دی ہے۔ اُن کے وی پی روک لئے گئے ہیں۔ باقی تمام اصحاب سے گذارش ہے۔ کہ وی پی وصول فرمالیں۔ احباب کو ہمیشہ یہ امر پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ کہ وی پی وصول نہ کرنا الفضل کو نقصان پہنچانا ہے۔ مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۷ نومبر۔ جنگ کے بعد دنیا میں حالات کی اصلاح کے بارے میں غور و فکر کرنے والوں کا بیان ہے کہ اس مرتبہ ان ملکوں سے ملیریا اور تپ محرقہ دنیا میں پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ جو اس جنگ میں تباہ و برباد ہوئے ہیں۔

لنڈن ۲۷ نومبر۔ وزیر اطلاعات برینڈن بریکن نے ایک تقریر میں کہا کہ جرمن فوجی افسروں کو اپنی فتح کی بہت کم امید رہ گئی ہے۔ اب ہٹلر۔ گوبلز اور ان کے ساتھی فوجی شکست سے بچنے کے لئے پولیٹیکل فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ہٹلر اتحادی اقوام میں جھگڑا پیدا کرنے کی امید رکھتا ہے۔ اور الگ الگ صلح کرنا چاہتا ہے۔

لنڈن ۲۷ نومبر۔ کل شام کو جرمن نیوز ریڈیو بجکر ۲۵ منٹ پر ہی بند کر دئے گئے۔ اس وقت برلن پر ہوائی حملہ ہو رہا تھا۔ پیرس ریڈیو کے فوجی مبصر کا بیان ہے۔ کہ دو ٹوک جنگ اس وقت شروع ہوگی۔ جب جرمنی بھی ہوائی حملہ شروع کرے گا۔ اسوقت انگلینڈ کو زمین کیساتھ پیوست کر دیا جائے گا۔

زیورچ ۲۷ نومبر۔ جینوا میں سر آغا خاں اور ان کی بیوی اینڈرسن کیرون کو ایک دوسرے کو ناپسند کرنے اور خیالات میں اختلاف ہونے کی بناء پر طلاق مل گئی ہے۔ باہمی رضامندی سے دس سالہ لڑکا سر آغا خاں کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۲۷ نومبر۔ ایک پریس کانفرنس میں امریکہ کے محکمہ جنگ کے وزیر نے اعلان کیا ہے کہ جب سے پانچویں فوج سالرنو میں اُتری ہے۔ دس ہزار چھ سو انچاس امریکن سپاہی کام آئے یا زخمی ہوئے۔ ۲۶۸۵ گم ہیں۔

لنڈن ۲۷ نومبر۔ رائٹر نے اطلاع دی ہے۔ کہ امریکن فوج کا پینتالیسواں ڈویژن اٹلی پہنچ گیا ہے۔

کانپور ۲۷ نومبر۔ حسرت موہانی صاحب نے ہندوستان کی تقسیم کے لئے یہ سکیم پیش کی ہے کہ ہندوستان کو پانچ آزاد جمہوریتوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ یہ جمہوریتیں ایسی ہوں۔ کہ انہیں ہندوستان کی ہر سیاسی پارٹی قبول کرے۔

لاہور ۲۷ نومبر۔ "ویر بھارت" کے ایڈیٹوریل سٹاف کے ہر رکن کی ماہوار تنخواہ اور الاؤنس میں ۵۹ روپے ماہوار کا اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ اضافہ اسٹاف کے سارے ممبروں کے لئے مساوی ہے۔

لاہور ۲۷ نومبر۔ مسٹر این۔ ایم۔ ایچ ڈائرکٹر سول سپلائیز پنجاب نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ جس کے رو سے پنجاب میں مندرجہ ذیل کھانڈ کی فیکٹریوں سے ۲۰ میل کے فاصلہ تک گڑ بنانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ (۱) جگیت شوگر ملز پھگواڑہ۔ (۲) سرسوتی شوگر ملز عبداللہ پور۔ (۳) مہالکشمی شوگر ملز ہمیرا۔ (۴) گوجرانوالہ شوگر ملز راہوالی۔

سٹاک ہالم ۲۷ نومبر۔ فوجی ماہرین کی رائے ہے کہ اتحادی بمباری سے ۲۵ یا ۳۰ فیصدی برلن تباہ ہو چکا ہے۔ کل جرمنوں نے بمباری سے لگی ہوئی آگ بجھانے کے لئے کئی عمارتیں گرا دیں۔

برمنگھم ۲۷ نومبر۔ جمعہ کی رات کو ایک زبردست بھونچال آیا۔ بھونچال کا مرکز یا تو بحیرہ اسود یا ازدا اس کے شمال میں اوقیانوس کا رقبہ ہے۔ تین گھنٹہ سے زائد عرصہ تک زمین لرزتی رہی ہے۔

سٹاک ہالم ۲۷ نومبر۔ ڈنمارک سے موصول شدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ کوپن ہیگن کی جرمن بارکوں میں بغاوت ہوگئی ہے۔ اس بغاوت میں ہلاک شدہ آدمیوں کی تعداد چالیس بیان کی جاتی ہے۔

لاہور ۲۷ نومبر۔ منٹو پارک میں آج تمام مذاہب کی عبادت کی کانفرنس شروع ہوگئی۔ لارڈ بشپ اور سردار آتما سنگھ نامداری نے خدا کی عبادت کے سلسلہ میں تقریریں کیں۔

پشاور ۲۷ نومبر۔ ہز ایکسیلنسی لارڈ ویول آج صبح ہوائی جہاز میں لاہور سے یہاں پہنچے۔ صوبہ سرحد کے گورنر سر جارج کننگھم بڑے بڑے افسروں کے ساتھ ہوائی اڈے میں موجود تھے لارڈ ویول یہاں ۱۹۰۸ء میں ماتحت فوجی افسر کی حیثیت سے رہ چکے ہیں۔ اور سپہ سالاری کے زمانہ میں سرحد کا دورہ کر چکے ہیں۔ آپ ہندوستان کے پہلے وائسرائے ہیں جو پشتو بے تکلفی اور روانی کے ساتھ بول سکتے ہیں۔

لنڈن ۲۷ نومبر۔ اطلاع ملی ہے کہ بدوگلیو گورنمنٹ کی چھاتہ فوج شمالی اٹلی میں اتر رہی ہے۔ یہ دستے ہماری سپہ سے مل کر جرمنوں کے خلاف لڑ رہے ہیں۔

لاہور ۲۷ نومبر۔ حکومت ہند کے فوڈ سکرٹری نے آج بھی وزراء سے گندم کی قیمتوں پر کنٹرول کے سلسلہ میں بات چیت کی۔ ابھی تک وزارت اور سیکرٹری موصوف کسی فیصلہ پر نہیں پہنچ سکے۔

لنڈن ۲۷ نومبر۔ وزارت فضائیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکی طیاروں نے جرمنی میں بریمن پر زبردست بمباری کی۔ امریکی طیاروں اور جرمن طیاروں میں خوفناک فضائی معرکہ ہوا جس میں ۵۶ جرمن لڑاکے طیارے ۲۹ امریکی بھاری بمبار۔ ایک ہلکا بمبار اور چار درمیانی ساخت کے امریکی بمبار تباہ ہوئے۔

نئی دہلی ۲۷ نومبر۔ یہاں کے حلقوں میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے۔ کہ گاندھی جی کو آغا خاں محل سے نئی دہلی لایا گیا تھا۔ اس سلسلے میں کہا جا رہا ہے، کہ وائسرائے نے آپ سے قحط کے متعلق بات چیت کی۔

واشنگٹن ۲۸ نومبر۔ جنوبی بحرالکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے۔ کہ نیوگنی میں آسٹریلین فوجوں نے ایک اہم چوکی پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ جگہ فنسٹین برگ سے شمال کی طرف ہے۔ دو دن پہلے اتحادی فوجوں نے فنسٹین برگ پر قبضہ کیا تھا۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے نیو برٹن میں گماسٹا کے مشہور ہوائی اڈے پر زبردست حملہ کیا۔ کچھ ہوائی جہازوں نے بوکا میں جاپانی ٹھکانوں اور ہوائی اڈوں کی خبر لی۔

دہلی ۲۸ نومبر۔ ہندوستانی ہائی کمان نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان کی ایک مشہور رجمنٹ برما میں جاپانیوں کے مقابلہ میں جنگ کر رہی ہے۔ اس کے ایک ہندوستانی افسر نے بتایا۔ کہ دشمن سے ہماری بہت جھڑپیں ہوئیں۔ جن میں دشمن کو زک اٹھانی پڑی۔

لنڈن ۲۸ نومبر۔ اٹلی میں برطانیہ کی آٹھویں فوج نے سانگرو دریا کے شمالی کنارے مضبوطی سے پاؤں جما لئے ہیں۔ اسے لگاتار کمک پہنچائی جا رہی ہے۔ جنرل منٹگمری نے اپنی فوج کے نام یہ پیغام بھیجا ہے کہ روم کو جانیوالی سڑک ابھی تک۔ جرمنوں کے قبضہ میں ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ دشمن کو پیچھے دھکیل دیا جائے۔ اس کے لئے ہم دشمن پر زبردست حملہ کرنیوالے ہیں۔

ماسکو ۲۸ نومبر۔ روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ گومیل کے شمال مغرب میں لڑائی ہو رہی ہے، روسیوں نے دریا کے کنارے کا ایک شہر دشمن سے چھین لیا ہے۔ کل گومیل کے شمالی بازو کے مورچے پر جرمنوں نے اپنی تازہ دم فوج اور ٹینک لڑائی میں جھونک دئے ہیں۔ لیکن روسی ٹینک توڑ توپوں

صحت بحال ہوگئی

مکرمی محترمی جناب ودیا پرکاش صاحب پوری ہیڈ کانسٹیبل پولیس۔ سرگودھا سے تحریر فرماتے ہیں "آپ کی گولیاں "شباکن" استعمال میں لائی گئیں۔ جو بندہ کو ملیریا بخار میں نہایت ہی اچھی ثابت ہوئیں۔ بندہ تین سال سے سرگودھا میں ملازم ہے اور ملیریا کا شکار رہا ہے تقریباً چھ ماہ کا عرصہ ہوا ہمارے افسر صاحب نے یہ ایک شیشی مجھے عنایت کی جس سے بندہ اب تک بالکل تندرست ہے۔ اب پھر پہلی سی صحت ہے۔ مہربانی کرکے ایک شیشی "شباکن" بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں" قیمت یکصد قرص عہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اپنے بچوں کے لئے

دلچسپ کہانیوں کی رنگین و باتصویر کتابیں منگوائیے۔ بارہ کتابوں کی قیمت دو روپے چار آنے علاوہ محصولڈاک۔

دفتر ایک آنہ لائبریری لاہور

کونین ٹیبلٹس (ٹکیاں) برائے ملیریا

۱۰۰ ٹکیہ دو روپیہ

دی کونین سٹورز قادیان

فیروز آباد (یوپی) کے ایک معزز غیر احمدی دوست کی رائے

"طبیہ عجائب گھر قادیان کے مالک طبیعت اور لین دین کے صاف۔ ادویات نہایت صاف اصلی۔ تازہ اور بازار کا نرخ۔ صرف ریوند خطائی ست سلاجیت آفتابی۔ درجہ اول منگائیں۔ دیکھنے سے طبیعت خوش ہوتی ہے۔ نتیجہ استعمال خدا بہتر جانتا ہے۔"

خالص۔ تازہ اور اعلیٰ مفردات و مرکبات

ملنے کا پتہ

طبیہ عجائب گھر قادیان

لاہور ۲۸ نومبر۔ آج کمانڈر انچیف نے جہلم میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جاپان کے خلاف تو ابھی جنگ شروع ہوئی ہے۔ جس میں ہندوستانیوں کو بہت زیادہ حصہ لینا ہے۔ جبتک جاپانیوں کو ان کے ملک میں دھکیل نہیں دیا جاتا۔ ہندوستان